فدک مدینہ منورہ سے تین منزلوں پر واقع ایک بستی کا نام ہے ۔ 7 ہجری میں جب خیبر فتح ہوا تو آپ ﷺ مدینہ تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت محیصہ بن مسعود کو اہل فدک کی طرف بھیجا کہ انہیں اسلام قبول کر لینے کی دعوت دیں ۔ اس کے سردار یوشع بن نون یہودی نے فدک کی آدھی آمدنی پر صلح کر لی اور اسی میں باغ فدک مسلمانوں کے قبضہ میں آیا چونکہ یہ مال لڑائی کے بغیر اور صلح کرنے کے عوض تھا اس لیے اسے مال فئی کہتے ہیں ۔ اور یہ باغ آپؐ کے حصہ میں آیا ۔ آپؐ اس باغ سے اپنے گھر والوں پر بھی خرچ کرتے اور غربا میں بھی ۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے اس باغ کا مطالبہ کیا تو آپؓ نے انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی ۔ اس سے متعلقہ روایات اس طرح ہیں : عن عائشہ ۔ أن فاطمۃ والعباس علیہما السلام أتیا أبا بکر یلتمسان میراثہما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہما یطلبان أرضیہما من فدک وسہمہما من خیبر فقال لہما ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ماترکنا صدقۃ انما یأکل آل محمد من ہذا المال قال ابو بکر واللہ لا أدع أمرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہ إلا صنعتہ (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ماترکنا صدقہ) ''اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں (رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد) ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے آپؐ کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپؐ کی فدک میں تھی اور جو حصہ خیبر کی اراضی میں تھا طلب کر رہے تھے ۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ بات یہ ہے کہ محمد کی آل اس میں سے کھاتی پیتی رہے گی ۔ ابو بکرؓ نے یہ فرمایا کہ اللہ کی قسم جس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں اسے ضرور کروں گا اسے کبھی چھوڑنے کا نہیں ۔ ''انبیاء کی وراثت ان کی وفات کے بعد ورثا میں تقسیم نہیں ہوتی ۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں گزر چکا ہے ۔ یہی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اس طرح مروی ہے کہ : قال لا تقسم ورثتی دینارا ماترکت بعد نفقۃ نسائی و مؤنۃ عاملی فھو صدقۃ ''آپؐ نے فرمایا : میرے وارث اگر میں ایک اشرفی چھوڑ جاؤں تو اس کو تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائیداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں اور عملہ کا خرچہ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کیا جائے ۔ '' (سنن ابی داؤد کتاب الخراج والامارۃ والفئی باب فی صفایا رسول اللہ من الأموال 2974) مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتا جو کہ ان کی اولاد وغیرہ میں تقسیم ہوں ۔ اس کی تائید معروف شیعہ محدث محمد بن یعقوب کلینی نے اپنی کتاب اصول کافی میں بروایت ابو البختری امام ابو عبد اللہ جعفر صادق سے اس معنی کی روایت نقل کی ہے : عن ابی عبد اللہ قال ان العلماء ورثۃ الأنبیاء وذالک ان الانبیاء .... دراھما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشیئ منھا اخذ بحظ وافر (اصول کافی : 1 32 باب صفۃ العلم وفضلہ) حضرت جعفر صادق نے فرمایا : ہر گاہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت درہم و دینار کی صورت میں نہیں ہوتی وہ اپنی حدیثیں وراثت میں چھوڑتے ہیں جو انہیں لے لیتا ہے اس نے پورا حصہ پا لیا ۔ ''اور یہ صرف انبیاء کی اولاد ہی کے لیے قانون نہیں بلکہ ان کی بیویوں اور دوسرے رشتہ داروں کے لیے بھی ہے کہ انبیاء کی وراثت سے انہیں کچھ نہیں ملتا ۔ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ کی وفات کے بعد امہات المؤمنینؓ نے جب آپؐ کا ترکہ کے لیے ارادہ کیا تو حضرت عائشہؓ نے منع کر دیا ۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں : عن عائشہ أن أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أردن أن یبعثن عثمان إلی أبی بکر یسألنہ میراثھن فقالت عائشۃ ألیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ماترکنا صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ماترکنا صدقۃ) ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپؐ کی بیویوں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمانؓ کو ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجیں اور اپنے ورثہ کا مطالبہ کریں تو اس وقت میں (عائشہ) ان کو کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے : ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے ۔ ''مذکورہ بالا بحث سے پتہ چلا کہ انبیاء کی وراثت ان کی اولاد اور رشتہ داروں میں تقسیم نہیں ہو سکتی اور یہ انبیاء کے لیے ایک قانون تھا جس پر حضرت محمد ﷺ کی ذات بھی شامل ہے ۔ لہٰذا ان احادیث کی روشنی میں حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک وراثت میں نہ دیا اور اس طرح اس حدیث کے تحت امہات المؤمنین بھی آپؐ کے ترکہ سے محروم رہیں ۔